فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ (قسط: 36)

تَبَرُّکات کا ثُبوت

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرہ نمبر 28 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پہلے اسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنّتوں بھرے بیانات، عِلم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دِلوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اَعمال، فَضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ مُعاملات اور دِیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حِکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دِلچسپ اور عِلم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اِضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اَعمال اور ظاہِر و باطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حُصُولِ عِلمِ دِین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر اِرادی کوتاہی کا دَخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ / 08 فروری 2018ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تَبَرُّکات کا ثُبُوت

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۰ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سُلطان، رَحمتِ عالَمِیّان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: صَلُّوْا عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکُمْ یعنی مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللّٰہ تعالیٰ تم پر رَحمت بھیجے گا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَبَرُّکات کسے کہتے ہیں؟

سُوال: تَبَرُّکات کسے کہتے ہیں؟

جواب: تَبَرُّکات تَبَرُّک کی جمع ہے اس سے مُراد بُزُرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی وہ چیزیں ہیں جو بَرَکت کے طور پر رکھی جائیں۔ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سراپا بَرَکات ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ

1 ...... الکامل فی ضعفاء الرجال، عبد الرحمٰن بن القطامی، ۵/ ۵۰۵، الرقم: ۱۱۴۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

کے جسمِ مُنَوَّر سے مَس ہونے والی اور نِسْبت رکھنے والی ہر ہر چیز بھی مُتَبَرَّك ہے۔ خاکِ مدینہ کو جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نعلینِ پاک چُومنے کا شَرف مِلا تو وہ بھی خاکِ شِفا بن کر مُتَبَرَّك ہو گئی جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ فِیْ غُبَارِھَا شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک خاکِ مدینہ میں ہر بیماری کی شِفا ہے۔[1] اس خاکِ شِفا کی شانِ عظمت نشان میں قصیدے لکھے جانے لگے، عاشقانِ رسول اس خاک پر اپنے دِل و جان قربان کرنے لگے چُنانچہ عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن خاکِ مدینہ کی شانِ عظمت نشان میں فرماتے ہیں:

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیّدِ عالَم
اس خاک پہ قُرباں دلِ شیدا ہے ہمارا
ہم خاک اُڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضاؔ جس پہ مدینہ ہے ہمارا (حدائقِ بخشش)

مُبارَک اَجسام سے چُھو جانے والی ہر چیز بھی مُتَبَرَّک

اِسی طرح صحابۂ کرام و بُزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مُبارَک

مدینہ

1 ...... الترغیب والترھیب، کتاب الحج، الترغیب فی سکنی المدینۃ الی الممات، ۲/۱۲۲، حدیث: ۱۸۸۵ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

اَجْسام سے چُھو جانے والی ہر چیز بھی مُتَبَرَّک ہے۔ عموماً لوگوں کو نہ تو تَبَرُّک کا مفہوم معلوم ہوتا ہے اور نہ ہی تَبَرُّکات سے بَرَکت حاصِل کرنے کا طریقہ۔ تَبَرُّک تو تَبَرُّک ہے چاہے وہ بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کے جسم سے چُھو جانے والا کوئی تِنکا ہو یا ان کے لباس کا کوئی دھاگا، اس کا اَدب واِحترام کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ بَرکتیں نصیب ہوں گی۔ اِس ضِمن میں ایک حِکایت مُلاحظہ کیجیے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الْحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سَخت قَحط سالی ہوئی، لوگوں کی بَہُت دُعاؤں کے باوُجُود بارِش نہ ہوئی۔ حضرتِ سَیِّدُنا بابا نِظامُ الدِّین اَولیا رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنی امّی جان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا کے کپڑے کا ایک دھاگا ہاتھ میں لے کر عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگا ہے جس پر کبھی کسی نامَحرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اِسی کے صَدقے رَحمت کی بَرکھا (بارش) بَرسا دے! ابھی دُعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رَحمت کے بادَل گِھر گئے اور رِم جِھم رِم جِھم بارِش شروع ہو گئی۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ بُزُرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کے جسم سے نِسْبت رکھنے والے لباس کے دھاگے کی بھی کتنی شان ہے کہ اس کو ہاتھ میں رکھ کر اس کے وسیلے سے کی جانے والی دُعا قبول ہو گئی۔ اب تو

مدینہ

1 ...... اخبار الاخیار، ص ۲۹۴ فاروق اکیڈمی خیر پور

www.dawateislami.net

صورتِ حال یہ ہے کہ تَبَرُّک بھی فقط مال و دولت کو ہی سمجھا جانے لگا ہے۔ اگر کسی کو کوئی معمولی چیز مثلاً تِنکا یا لباس کا دھاگا وغیرہ تَبَرُّک کے طور پر دیا جائے تو وہ اسے خُوشی سے قبول نہیں کرے گا اور اگر 100 کا نوٹ دیا جائے تو وہ بَہُت خوش ہو گا اور اگر 500 یا 1000 کا نوٹ دیا جائے تو وہ خوشی کے مارے پھولے نہیں سمائے گا۔

تَبَرُّکات کا ثبوت

سُوال: کیا قُرآن و حدیث میں تَبَرُّکات اور ان سے ملنے والے فَوائد کا ثبوت ہے؟

جواب: جی ہاں! بُزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن کے تَبَرُّکات اور ان کے مبارک جسموں سے چھو جانے والی چیزیں بیماریوں کی شِفا، دافِعِ بلا اور مُشکِل کُشا ہوتی ہیں اور ان کا ذِکر قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنے فرزند حضرتِ سَیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جُدائی کے غم میں روتے روتے بینائی بحال نہیں رہی تو حضرتِ سَیِّدُنا یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا کُرتا اپنے بھائیوں کو بطورِ تَبَرُّک دیتے ہوئے فرمایا:

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًاۚ

ترجمۂ کنزُالایمان: میرا یہ کُرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کُھل جائیں گی۔ (پ۱۳، یوسف: ۹۳)

جب یہ مُتَبَرَّک کُرتا حضرتِ سَیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُنہ پر

www.dawateislami.net

ڈالا گیا تو اسی وقت ان کی آنکھیں دُرست ہو گئیں جیسا کہ اِرشادِ ربُّ الْعباد ہے:

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًاۚ

ترجمۂ کنزُ الایمان: پھر جب خُوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کُرتا یعقوب کے مُنھ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں۔ (پ۱۳، یوسف:۹۶)

ان آیاتِ مُبارَکہ میں تَبَرُّکات اور ان سے ملنے والے فَوائد کا واضح ثبوت ہے۔ اسی طرح اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی ان کا ثبوت موجود ہے چنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حضورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چند مُوئے مُبارَک تھے جنہیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے چاندی کی ایک ڈِبیا میں رکھا ہوا تھا۔ لوگ جب بیمار ہوتے تو وہ ان گیسوؤں سے بَرَکت حاصِل کرتے اور ان کی بَرَکت سے شِفا طلب کرتے، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گیسوؤں کو پانی کے پیالے میں رکھ کر وہ پانی پی جاتے تو انہیں شِفا مل جایا کرتی۔[1]

مُوئے مُبارَکہ بطورِ تَبَرُّک تقسیم کروائے

سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اپنے مُوئے مُبارَکہ کو بطورِ تَبَرُّک صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں تقسیم کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بِن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی

مدینہ

1 ......عمدة القاری، کتاب اللباس، باب مایذکر فی الشیب، ۱۵/ ۹۴، تحت الحدیث: ۵۸۹۶ مدینة الاولیاملتان

www.dawateislami.net

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَجّام کو بُلا کر اپنے سَرِ اَقدس کے داہنی جانِب کے بال مُنڈوائے اور سَیِّدُنا اَبُو طَلْحَہ اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو وہ بال عطا فرما دیئے، پھر بائیں جانِب کے بالوں کو مُنڈوایا اور وہ سب بال بھی سَیِّدُنا اَبُو طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عطا فرمائے اور انہیں اِرشاد فرمایا: اَقْسِمْہُ بَیْنَ النَّاسِ ان بالوں کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔[1]

اس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس موقعہ پر حضورِ اَنور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اپنے ناخن شریف بھی لوگوں میں تقسیم کرائے، یہ بال و ناخن تَبَرُّک کے لیے ساروں میں تقسیم کیے گئے، ان میں سے بعض حضرات تو یہ تَبَرُّکات اپنی قبروں میں لے گئے تاکہ وہاں کی مشکلات آسان ہوں جیسے حضرت اَمیرِ مُعاویہ و عَمْرو ابنِ عاص (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) وغیرہم اور بعض حضرات چھوڑ گئے تاکہ قیامت تک مسلمان ان کی زیارت کرتے رہیں۔ چنانچہ آج تک مختلف جگہ یہ بال شریف موجود ہیں اور ان کی زیارتیں ہو رہی ہیں، صَحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) ان بالوں کو پانی میں غوطہ دے کر دواءً پیتے تھے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ انسان کے بال جُدا ہو کر بھی پاک ہیں۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالٰی نے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعض اَجزاءِ بدن

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان السنة... الخ، ص۵۲۱، حدیث: ۳۱۵۵ دار الکتاب العربی بیروت

www.dawateislami.net

شریف (نظروں کے سامنے بھی) محفوظ رکھے ہیں۔ تیسرے یہ کہ بزرگوں کے تَبرُّکات خُصُوصًا حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بال و ناخن شریف سنبھال کر رکھنا، ان کی زیارت کرنا، ان سے شِفا حاصِل کرنا، ان کے تَوَسُّل سے دُعائیں مانگنا، قبر میں انہیں ساتھ لے جانا سب جائز و بہتر ہے کہ یہ تقسیم انہی مَقاصِد کے لیے ہوئی تھی۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ان تَبرُّکات کا اَدب واِحترام کر کے نہ صرف دُنیا میں ان سے بَرکتیں حاصِل کرتے اور شِفائیں پاتے بلکہ قبر میں بھی انہیں اپنے ساتھ لے جانے کو ذَریعۂ نجات سمجھتے تھے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَمیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کُرتا، ایک تہبند، ایک چادر، ناخن شریف اور چند مُوئے مُبارَکہ تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ ان مُقدَّس کپڑوں میں مجھے کفن دیا جائے، ناخن شریف اور مُوئے مُبارَکہ میرے مُنہ اور ناک پر رکھ دیئے جائیں اور سینے پر پھیلا دیئے جائیں اور پھر مجھے اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کے سپُرد کر دیا جائے۔ (2)

مدینہ

1 ...... مِراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۶۷ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

2 ...... تاریخ الخلفا، معاویہ بن ابی سفیان، ص ۱۵۸ ملخصا باب المدینہ کراچی/ تاریخ ابن عساکر، معاویہ بن صخر... الخ، ۵۹/ ۲۲۹ ملتقطا دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

مِلَنْساری کی اَہمیت

سُوال: مِلَنْساری کی اَہمیت بیان فرما دیجیے نیز اپنے آپ کو مِلَنْسار کیسے بنایا جائے؟

جواب: مِلَنْساری (یعنی خوش اَخلاقی) اِنفرادی کوشش کی جان ہے۔ اِنفرادی کوشش اسی مُبَلِّغ کی مَضبوط ہوتی ہے جو مِلَنْسار ہوتا ہے۔ مِلَنْساری کے ذَرِیعے جہاں اِنفرادی کوشش اور کارکردگی بہتر ہوتی ہے وہاں اس کی بَرَکتیں بھی خوب نصیب ہوتی ہیں۔ مِلَنْساری میں سب سے اَہم کام گرم جوشی سے سلام و ملاقات کرنا ہے لٰہذا خوش اَخلاقی سے خَندہ پیشانی کے ساتھ سلام و مُلاقات کرنے میں پہل کیجیے اور خوب خوب رَحمتیں لوٹیے چنانچہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ مکی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالَمِیَّان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: جب دو مسلمان مُلاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے بھائی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے زیادہ گرم جوشی سے مُلاقات کرتا ہے، پھر جب وہ مُصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں، ان میں سے نوّے رَحمتیں سلام اور مُصافحہ میں پہل کرنے والے کے لیے جبکہ دس رَحمتیں مُصافحہ کرنے والے کے لیے ہیں۔ (1)

مــــــــدینہ

1 ...... مسند بزار، مارَوی أبو عثمان النهدی، ۱/۴۲۷، حدیث: ۳۰۸ مکتبة العلوم والحکم مدینۂ منورہ

www.dawateislami.net

مِلَنْساری کو حرزِ جاں بنا لیجیے

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ گرم جوشی کے ساتھ سلام و مُلاقات کرنے کی کتنی بَرکتیں ہیں، ان بَرکتوں کو سمیٹنے کے لیے مِلَنْساری (یعنی خوش اَخلاقی) کے ساتھ سلام و مُصافحہ کرنے میں پہل کیجیے۔ یاد رکھیے! آپ کی ذرا سی توجہ اور کوشش کسی کی اِصلاح کا سبب بن کر آپ کے لیے عظیمُ الشّان صَدَقۂ جارِیہ کا سبب بن سکتی ہے۔ اگر آپ کے مُسکرا کر ملنے سے کوئی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نمازی اور سُنَّتوں پر عمل کرنے کا عادی بن گیا تو وہ اپنی نَسلوں کو بھی با عمل بنانے کی کوشش کرے گا، یوں آپ ایک شخص کی اِصلاح کے ذَریعے اُس کی آئندہ آنے والی نَسلوں کی اِصلاح کا سبب بن کر ثوابِ جارِیہ کما سکتے ہیں۔ اس کے بَرعکس اگر آپ کی بے رُخی سے پیش آنے کے سبب کوئی بد ظن ہو کر خُدانخواستہ مَدَنی ماحول سے دُور ہو کر بَدْمَذہبوں کے چُنگل میں پھنس گیا تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا عقیدہ خَراب اور ایمان بَرباد ہونے کا شدید اَندیشہ ہے۔

اگر آپ دعوتِ اسلامی کی ترقی کے خواہاں ہیں تو مِلَنْساری کو حرزِ جاں بنا لیجیے۔ جو مِلَنْساری اور حُسنِ اَخلاق کے رَنگ میں رَنگا ہوتا ہے اگرچہ اس کا اپنا کوئی رَنگ و رُوپ نہ ہو اور نہ ہی عمامہ اور لباس چمکیلا و بھڑکیلا ہو تب بھی لوگ اسے پسند کرتے اور اس سے مُلاقات کے لیے اسے ڈھونڈتے ہیں۔ بعض لوگ

www.dawateislami.net

فِطری طور پر مِلنسار ہوتے ہیں، ان سے مُلاقات کے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بہت پُرانے جاننے والے ہیں ایسوں کی طرف دِل خود بخود مائِل ہوتا اور مُلاقات کا شوق بڑھتا ہے۔ جن اسلامی بھائیوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مِلنساری کی نعمت سے نوازا ہے وہ ضَرور اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خُوب اِنفرادی کوشش کے ذَریعے لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کریں اور انہیں مَدَنی اِنعامات کا عامِل اور مَدَنی قافلوں کا مُسافِر بنا کر اپنی اور ان کی آخرت بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہو جائیں۔

مِلنساری کے ساتھ مُلاقات کی مَدَنی بہار

سُوال: مِلنساری کے ساتھ مُلاقات و اِنفرادی کوشش کرنے کے سبب کسی کی زندگی میں مَدَنی اِنقلاب آیا ہو ایسی کوئی مَدَنی بہار اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) مِلنساری (یعنی خوش اَخلاقی) کے ساتھ مُلاقات و اِنفرادی کوشش کرنے کی بڑی بَرَکتیں ہیں۔ اس سے لوگ خوش ہوتے اور مَدَنی ماحول کے قریب آتے ہیں۔ آپ کی تَرغیب و تحریص کے لیے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے اسے پڑھیے اور مِلنساری کے ساتھ اِنفرادی کوشش کے لیے کمربستہ ہو جائیے چنانچہ دعوتِ اسلامی کی مَرکزی مجلسِ شوریٰ کے مَرحوم نگران، اَلحاج، قاری ابو عبید محمد مُشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی

نے دعوتِ اسلامی میں اپنی شُمُولِیَّت کا واقِعہ مجھے کچھ اِس طرح بتایا تھا کہ "جب میں پہلی بار دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں حاضِری کے لیے دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین مَدَنی مَرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب آیا، اِجتماع کے بعد سب لوگ مُنْتَشِر ہونے لگے تو میں بھی چل پڑا، اتنے میں ایک باریش باعمامہ اسلامی بھائی نے خود آگے بڑھ کر مجھ سے مُصَافَحہ کیا، اُن کے ملنے کا اَنداز مجھے بَہُت بَھلا لگا۔ بڑی مَحَبَّت کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے انہوں نے آپ سے میری مُلاقات کروائی۔ میں بَہُت مُتاَثِّر ہوا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔"

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حاجی مُشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کو بَہُت ہی سُرِیلی آواز بخشی تھی، بڑے بڑے اِجتماعاتِ ذِکر و نعت میں آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتیں سُناتے اور عاشقانِ رَسُول کو تڑپاتے تھے۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی آواز اچھی ہوتی ہے تو وہ گُلوکار بن جاتے ہیں، فِلمی گانے گاتے اور اپنی آواز کا غَلَط اِستعمال کرتے ہیں مگر جن خوش نصیبوں کو مَدَنی ماحول مِل جاتا ہے تو وہ حاجی مُشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی طرح اپنی اچھی آواز کے ذَرِیعے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناخوانی کر کے عاشقانِ رَسُول کو عشقِ رسول میں رُلاتے اور تڑپاتے ہیں۔ حاجی مُشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بہت اچھے مُبَلِّغ اور مَدَنی کاموں کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں بہت تَرَقّی عطا فرمائی،

www.dawateislami.net

جنوری 2000ء میں بابُ المدینہ (کراچی) کے نگران بنے اور اِسی سال اکتوبر 2000ء میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران کے منصب پر مُتَمَکِّن ہو گئے۔ ۲۹ شعبانُ المعظم ۱۴۲۳ھ (مُطابق 5.11.2002) صبح سوا آٹھ اور ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان حاجی مُشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی طویل عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ پُرانوار صحرائے مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) پاکستان میں ہے جس سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خُوشبو کی لپٹیں بھی بعض عاشقانِ رسول کو آئی ہیں۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک اسلامی بھائی کی مِلَنْساری کے ساتھ کی جانے والی اِنفرادی کوشش نے حاجی مُشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ سبھی اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ وہ سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں آنے والے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مِلَنْساری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے انہیں خوش آمدید کہیں، مُناسِب جگہوں پر بٹھائیں اور دورانِ بیان اُٹھ کر جانے والوں سے آخر تک شرکت کی درخواست کریں۔ پھر اِجتماع کے آخر میں خود آگے بڑھ کر نئے اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش کریں کہ آپ

---

(1) ثناخوانِ نبیٔ مقبول، بُلبلِ روضۂ رسول، مدّاحِ صحابہ وآلِ بتول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول، مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی، اَلحاج، قاری ابوعبید محمد مُشتاق عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کے بارے میں مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صَفحات پر مشتمل کتاب ''عطّار کا پیارا'' کا مُطالَعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کی ذرا سی کوشش کسی کی زندگی میں مَدَنی اِنقلاب بَرپا کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔

بیماروں اور پریشان حالوں کی غمخواری

سُوال: اگر کوئی اسلامی بھائی بیمار ہو یا پریشان یا اس کے گھر میں مَیِّت ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کسی اسلامی بھائی کے ہاں مَیِّت ہو جائے یا کسی وجہ سے پریشانی آ جائے تو غمخواری کرتے ہوئے اس سے ضَرور تَعْزِیَت کیجیے۔ عموماً غمی کے مَواقع پر غمخواری اور ہمدردی کی زیادہ حاجت ہوتی ہے، اس وقت اگر دوست یا عزیز تَعْزِیَت یا غمخواری نہ کرے تو دِل ٹوٹ جاتا ہے، یقیناً ہر ایک کو اس کا تجربہ ہو گا۔ بعض اوقات دِل ٹوٹتے ٹوٹتے بندہ ہی ٹوٹ کر مَدَنی ماحول سے دُور ہو جاتا ہے۔ (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) دعوتِ اسلامی کے اَوائِل میں مجھے ایک اسلامی بھائی کے بارے میں پتا چلا کہ وہ حج کے لیے روانہ ہونے والے تھے کہ اچانک اُن کے والِد صاحِب کا اِنتقال ہو گیا۔ انہوں نے والِد صاحِب کے اِنتقال کی وجہ سے حج کی پَرواز (Flight) مَنسُوخ (Cancel) کروا دی اور وہ حج پر نہ جا سکے۔ مقامی اسلامی بھائیوں کو یہ سب معلوم تھا اس کے باوجود کسی نے ان کے والِد صاحب کے جنازے میں شرکت نہیں کی اور نہ ہی ان کے پاس تعزیت کے لیے گئے، جس کی وجہ سے ان کے دِل کو ٹھیس پہنچی اور انہوں نے کہا کہ اب میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام نہیں کروں گا۔ کسی

www.dawateislami.net

نے مجھے اُن کے بارے میں اِطّلاع دی کہ وہ اسلامی بھائی دِل بَرداشتہ ہو گئے ہیں، میں نے اُن سے فون پر تَعْزِیَت کی تو انہوں نے بڑی دَردمَندی کے ساتھ ذِمَّہ داران کی شِکایت کی۔ میں نے انہیں سمجھایا اور ان کا ذہن بنایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ دِین کا دَرد رکھنے والے ایک سمجھدار مُبَلِّغ تھے لہٰذا انہوں نے دوبارہ مَدَنی کام کرنے کی حامی بھر لی۔ میں نے اُن سے کہا کہ میں تَعْزِیَت کے لیے آپ کے گھر بھی آؤں گا تو اُنہوں نے منع کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی مَصروفیات بہُت زیادہ ہیں آپ زَحمت نہ فرمائیں۔ ان کے منع کرنے کے باوجود اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ان کے گھر جا کر بھی تَعْزِیَت کی۔ وہ اسلامی بھائی بہت خوش ہوئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے دُور ہونے سے بچ گئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک دوسرے کے دُکھ دَرد اور خُوشی غمی کے مَواقع پر شِرکت کرنے کی عادت بنایئے کہ اس سے لوگوں کے دِلوں میں دعوتِ اسلامی کی محبت پیدا ہو گی اور وہ مُتاثِر ہو کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وَابستہ ہو جائیں گے۔ اِسی طرح اگر کوئی اسلامی بھائی بیمار ہو جائے تو ضرور اس کی عِیادَت کیجیے کہ اِس سے اُس اسلامی بھائی کا دِل بھی خوش ہو جائے گا اور آپ کو بھی ڈھیروں بَرَکتیں نصیب ہوں گی چنانچہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ مُعَظَّم ہے: جو کسی مسلمان کی عِیادَت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لیے مَغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں

www.dawateislami.net

اور اگر شام کو جائے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لیے مَغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ عِیادت کرنے والا جب تک مریض کے پاس رہتا ہے اس وقت تک جنَّت کے میوے جمع کرتا رہتا ہے۔[1]

اَسپیکر پر بیعت کا شَرعی حکم

سُوال: کیا ہاتھ میں ہاتھ دیئے بغیر اَسپیکر پر بیعت دُرُست ہے؟ جس نے اَسپیکر پر بیعت کی کیا وہ مُرید ہوا؟ نیز اُسے بیعت کی بَرَکتیں ملیں گی یا نہیں؟

جواب: ہاتھوں میں ہاتھ دیئے بغیر اَسپیکر، خَط وکتابت، ٹیلی فون، اِنٹرنیٹ اور قاصِد وغیرہ کے ذَریعے بیعت کرنا دُرُست ہے۔ اِسی طرح کے ایک سُوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بیعت بذریعہ خط وکتابت بھی ممکن ہے۔ یہ (بیعت ہونے والا) اسے (پیر صاحب کو) دَرخواست لکھے وہ قبول کرے اور اپنے قبول کی اس دَرخواست دِہَندہ (یعنی بیعت ہونے والے) کو اِطّلاع دے اور اس کے نام کا شجرہ بھی بھیج دے (تو یہ) مُرید ہو گیا کہ اصل اِرادت فعلِ قَلب ہے (یعنی اصل بیعت ہونا دِلی اِرادے کا نام ہے)۔[2] مزید ایک اور جگہ اِرشاد فرماتے ہیں: بذریعہ قاصِد یا خَط مُرید ہو سکتا ہے۔[3] معلوم ہوا کہ اَصل بیعت دِلی اِرادے کا نام ہے، جب

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عیادۃ المریض، ۲/۲۹۰، حدیث: ۹۷۱ دار الفکر بیروت

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۵۶۸ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۵۸۵

www.dawateislami.net

یہ خط و کتابت اور قاصِد کے ذَریعے ہو سکتی ہے تو پھر اَسپیکر کے ذَریعے بدرَجۂ اولیٰ ہو سکتی ہے کیونکہ اَسپیکر پر بیعت کرنے والا دِلی اِرادے کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی اِقرار کرتا ہے۔ جب اَسپیکر پر بیعت دُرُست ہوئی تو مُرید ہونا بھی دُرُست ہوا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیعت کی بَرَکتیں بھی ضَرور ملیں گی۔

مُرید ہونے کیلئے ہاتھوں میں ہاتھ دینا شَرط نہیں

یاد رکھیے! مُرید ہونے کے لیے ہاتھوں میں ہاتھ دینا شَرط نہیں، اس کے بغیر بھی مُرید ہو سکتے ہیں۔ "ہاتھوں میں ہاتھ دینا" یہ مُحاورے کے طور پر بھی اِستعمال ہوتا ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بولا جاتا ہے "ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے میں سفر کریں" تو اس سے مُراد یہ نہیں ہوتی کہ ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر سفر کریں بلکہ یہ مُراد ہوتی ہے کہ بِلا تاخیر ابھی سفر کریں۔ اسی طرح "ہاتھ میں ہاتھ دینے" سے مُراد مُرید ہونا بھی ہوتا ہے جیسا کہ بَرادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخَن، اُستادِ زَمن حضرتِ مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بارگاہِ غوثیتِ مآب میں عرض کرتے ہیں:

تیرے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
تیرے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

اِس شعر کے پہلے مِصرعے "تیرے ہاتھ میں ہاتھ" سے ظاہری طور پر ہاتھ میں ہاتھ دینا مُراد نہیں بلکہ مُرید ہونا مُراد ہے، ایسے ہی دوسرے مِصرعے میں

www.dawateislami.net

”تیرے ہاتھ ہے لاج“ سے مُراد بھرم رکھنا ہے کیونکہ لاج کوئی مادی چیز نہیں جسے ہاتھ میں پکڑا جاسکے۔

وَکیل کے ذَریعے بیعت

سُوال: وَکیل کے ذَریعے بیعت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: وکیل کے ذَریعے بھی بیعت ہو سکتی ہے کیونکہ وَکالَت کا معنٰی ہوتا ہے جو تَصَرُّف بندہ خود کرتا ہو اس میں کسی دوسرے کو اپنا نائِب مُقَرَّر کر دے اور یہ کتاب و سنَّت اور اِجماعِ اُمَّت سے ثابِت ہے چنانچہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: وَکالت کے جَواز پر اِجماعِ اُمَّت بھی مُنعَقِد لہٰذا کتاب و سُنَّت و اِجماع سے اس کا جَواز ثابِت۔ وَکالَت کے یہ معنٰی ہیں کہ جو تَصَرُّف خود کرتا اُس میں دوسرے کو اپنے قائِم مقام کر دینا۔ (1) اگر پیر صاحِب نے کسی کو اپنا وَکیل بنایا ہو کہ تم جس کو چاہو میرا مُرید بنا سکتے ہو تو وہ وَکیل بھی لوگوں کو پیر صاحب کے سلسلے میں داخِل کر سکتا ہے اور یہ شَرعاً بھی جائز ہے۔ وَکیل کے ذَریعے بیعت کر کے کسی پیر صاحِب کا مُرید ہونے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے خود بَراہِ راست پیر صاحِب سے بیعت کی ہو۔ (2)

مـــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

1. بہارِ شریعت، ۲/ ۹۷۴، حِصّہ: ۱۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2. پیری مُریدی کے بارے میں مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رِسالے ”پیری مُریدی کی شَرعی حیثیت“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اَمیرِ اہلسنّت کی مِثالی شخصیت (Ideal)

سُوال: حُضُور! آپ اپنے بیانات اور مَدَنی مذاکرات وغیرہ میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا ذِکرِ خیر کثرت سے فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) انسان کو جس سے محبت ہوتی ہے اس کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے۔ مجھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے بہُت محبت ہے، اس لیے میں ان کا ذِکر کثرت سے کرتا ہوں۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت ایسے زَبردست عالِمِ شَریعت اور عاشِقِ ماہِ نبوّت تھے کہ ان کی ہر ہر اَدا سُنَّتِ مصطفےٰ اور ہر ہر بات قرآن و حدیث کے عین مُطابِق تھی، اس لیے میں نے ان کا دامن مَضبوطی سے پکڑتے ہوئے انہیں اپنے لیے مِثالی شخصیت (Ideal) بنالیا۔ عُلمائے کرام کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اور طُلبا کو بھی میری طرف سے یہ تاکید ہے کہ وہ سیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا دامن مَضبوطی سے پکڑ کر ان کی کُتُب اور فتاویٰ اور تحقیق پر اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ جس نے شیطان کے وار میں آکر ان کے فتاویٰ اور اَقوال کے بارے میں تنقید شروع کردی تو وہ سمجھ لے کہ اس کی گمراہی کا دور شروع ہوگیا۔[1]

مدینہ

1 ...... اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے بارے میں مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "تذکرۂ امام احمد رضا" اور "بَریلی سے مدینہ" کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہم کو اعلیٰ حضرت سے پیار ہے

اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

ترجمۂ قرآن کنزُالایمان کی افادیت

سُوال: حُضُور! آپ اپنے بیانات اور تَصانیف وغیرہ میں آیاتِ مُبارَکہ کے تَرجَمے میں ”تَرجمۂ کنزُالایمان“ کا ہی اِہتمام فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: (شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) جس طرح اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی ہر بات قُرآن و حدیث کے عین مُطابِق ہے ایسے ہی آپ کا شُہرۂ آفاق ترجمۂ قُرآن کنزُالایمان بھی قُرآن و حدیث کے مُطابِق اور عشق و محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس تَرجمے میں جو خوبیاں ہیں وہ کسی اور تَرجمے میں نہیں پائی جاتیں، اس لیے میں تَرجمۂ قُرآن کنزُالایمان کا ہی اِہتمام کرتا ہوں۔

قُرآنِ کریم اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن کا کلام ہے اس کا تَرجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ جن لوگوں نے آسان سمجھ کر اس کا ترجمہ کرنے کی کوششیں کی ہیں تو انہوں نے ٹھوکریں بھی بہت کھائی ہیں۔ ان مُتَرجِمِیْن (یعنی ترجمہ کرنے والوں) کی نظر اَلفاظِ قُرآنی کی رُوح تک نہ پہنچ سکی، لفظ بلفظ تَرجمہ کرنے کے سبب یہ لوگ مقامِ اُلوہیت (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقام و مرتبے) اور شانِ رِسالت (یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت نشان) کا پاس نہ رکھ سکے اور ایسے اَلفاظ اِستعمال کیے جو مقامِ اُلوہیت اور شانِ رسالت کے قطعاً مُنافی ہیں۔

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے مُسْتَنَد تفاسیر کی روشنی میں اَدب و تعظیم کا دامن تھامے قُرآن کی اَصل رُوح کو مَدِّ نظر رکھتے ہوئے تَرجمہ فرمایا ہے۔

ترجمۂ قرآن کنز الایمان کی شان

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے تَرجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ زبانی آیاتِ کریمہ کا تَرجمہ بولتے جاتے اور صَدرُ الشَّریعہ اس کو لکھتے جاتے۔ پھر جب صَدرُ الشَّریعہ اور دِیگر عُلمائے حاضِرین اعلیٰ حضرت کے تَرجمے کا کُتُبِ تفاسیر سے تَقابُل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت کا یہ بَرجستہ فی البدیہہ (یعنی فِی الفور بولا ہوا) تَرجمہ تَفاسیرِ مُعْتَبَرہ (یعنی مُعْتَبَر تفسیروں) کے بالکل مُطابِق ہوتا۔[1]

اِس تَرجمۂ قرآن کنزُ الایمان کی ایک خُوبی یہ بھی ہے کہ جس آیت کی وضاحت مُفَسِّرِینِ کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے کئی کئی صَفحات میں بیان فرمائی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے وہی وضاحت اور وہی مفہوم ایک جملے یا ایک لفظ میں بیان فرما کر گویا کہ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ صاحبِ خَزائنُ الْعِرفان صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْهَادِی فرماتے ہیں: دَورانِ شَرح (یعنی تَرجمۂ قُرآن کنزُ الایمان پر تفسیری حاشیہ لکھتے ہوئے) ایسا کئی بار ہوا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے اِستعمال کردہ لفظ کے مقامِ اِسْتِنْباط (کہ یہ لفظ کہاں سے لیا گیا ہے، اس کی اَصل کہاں ہے؟ اس) کی تلاش

مدینہ

1 ...... انوارِ کنز الایمان، ص ۹۳۲ ملخصاً جوہر آباد پنجاب

www.dawateislami.net

میں دن پر دن گزرتے اور رات پر رات کٹتی رہی اور بِالآخر ماخذ ملا (یعنی اصل ملی) تو ترجمہ کا لفظ ہی اَٹل (یعنی حتمی) نکلا۔[1]

شوہر کو مجازی خُدا کہنا کیسا؟

سُوال: بیوی پر شوہر کے حُقُوق کے بارے میں کچھ اِرشاد فرما دیجیے نیز بیوی کا شوہر کو مجازی خدا کہنا کیسا ہے؟

جواب: بیوی پر شوہر کے بہت زیادہ حُقُوق ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے مَردوں کا حق عورتوں کے ذِمَّے کر دیا ہے۔[2]

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: عورت پر مَرد کا حق خاص اُمورِ مُتَعَلِّقہ زَوجِیَّت (یعنی زوجیت سے متعلق معاملات) میں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد تمام حُقُوق حتّٰی کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے ان اُمور میں اس کے اَحکام کی اِطاعت اور اس کے ناموس کی نگہداشت (یعنی اس کی عزت کی حفاظت) عورت پر فرضِ

مـــدینہ

1 ...... انوارِ کنز الایمان، ص ۹۳۶

2 ...... ابو داود، کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرأۃ، ۲/ ۳۵۵، حدیث: ۲۱۴۰ دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

اَہَم ہے۔[1] معلوم ہوا کہ بیوی پر زوجیت سے متعلق مُعاملات میں شوہر کا حق اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد تمام حُقُوق حتّٰی کہ ماں باپ کے حق سے بھی زیادہ ہے۔ تاہم زوجین کو چاہیے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو مجازی خُدا کہنے اور کہلوانے سے بچتے رہیں۔ فقیہِ اعظم ہند حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد شَرِیفُ الْحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اپنے آپ کو کسی کا مجازی خُدا کہنے سے بھی بچنا چاہیے اگرچہ یہ جُملہ کفر نہیں، اس لیے کہ خُدا کے معنٰی مالِک کے بھی ہیں اور (لفظِ) مجازی نے اس معنٰی کی تعیین کر دی (یعنی اس معنٰی کو متعین کر دیا)۔[2]

صَدَقہ اُتارتے وقت چیز کو سر سے گھمانا

سُوال: بعض لوگ صَدَقہ اُتارتے وقت اس چیز کو سر پر سے گھماتے ہیں، کیا ایسا کرنا دُرُست ہے؟

جواب: صَدَقہ اُتارتے وقت کسی چیز کو سر پر سے گھما کر صَدَقہ کرنے میں شَرعاً کوئی حَرَج نہیں۔ اس طرح کے اَفعال ٹوٹکے کہلاتے ہیں، بعض ٹوٹکے مُفید اور مُباح ہوتے ہیں جبکہ بعض ٹوٹکے ناجائز بھی ہوتے ہیں۔ اگر یہ خلافِ شَرع نہ ہوں تو ان پر عمل کرنے میں کوئی حَرَج نہیں جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۸۰

2 ...... فتاویٰ شارِح بخاری، ۲/ ۶۲۱ مکتبہ برکات المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: عوام میں مشہور ٹوٹکے اگر خلافِ شَرع نہ ہوں تو ان کا بند کرنا ضَروری نہیں۔ دیکھو نظر والے (یعنی جس کی نظر لگی ہو اس) کے ہاتھ پاؤں دھو کر مَنظُور (جسے نظر لگ گئی ہو اس) کو چھینٹا مارنا عرب میں مُرَوَّج تھا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کو باقی رکھا۔ ہمارے ہاں تھوڑی سی آٹے کی بھوسی تین سرخ مِرچیں مَنظُور پر سات بار گھما کر سر سے پاؤں تک پھر آگ میں ڈال دیتے ہیں اگر نظر ہوتی ہے تو بھس نہیں اُٹھتی اور رَبّ تعالیٰ شِفا دیتا ہے جیسے دَواؤں میں نقل کی ضَرورت نہیں تجربہ کافی ہے ایسے ہی دُعاؤں اور ایسے ٹوٹکوں میں نقل ضَروری نہیں خِلافِ شَرع نہ ہوں تو دُرُست ہیں اگرچہ ماثورہ دُعائیں افضل ہیں۔ حضرت عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے ایک خوبصورت تندرست بچہ دیکھا تو فرمایا اس کی ٹھوڑی میں سیاہی لگا دو تاکہ نظر نہ لگے، حضرت ہشام ابنِ عُروہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ عُلما فرماتے ہیں کہ بعض نظروں میں زہریلا پن ہوتا ہے جو اَثر کرتا ہے۔ (1)

دورانِ بیان پَرچیاں لکھ کر آگے بھیجنا

سُوال: مَدَنی مذاکرے یا بیان کے دَوران کوئی اسلامی بھائی دُعا وغیرہ کے لیے پَرچی دے تو کیا کرنا چاہیے؟

مــــــــدینہ

1 ...... مِراۃ المناجیح، ۶/ ۲۲۴

www.dawateislami.net

جواب: جب مَدَنی مذاکرہ یا بیان وغیرہ ہو رہا ہو تو اس دَوران نہ تو پَرچی لکھی جائے اور نہ ہی پَرچی آگے پہنچانے کے لیے کسی کا کندھا ہلایا جائے بلکہ ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھ جائیے۔ پَرچیاں آگے بھیجنے کے لیے ایک دوسرے کے کندھے ہلا ہلا کر نجانے کتنوں کو بیان اور مَدَنی مذاکرہ سننے سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جو توجہ سے سُن رہے ہوتے ہیں ان کی توجہ ہٹنے اور اَدھوری بات سننے کے سبب ان کے غَلَط فہمی میں مبتلا ہو جانے کا اَندیشہ ہوتا ہے لہٰذا پَرچیاں لکھنے اور آگے بھیجنے سے اِجتناب کیا جائے۔ اگر کوئی اسلامی بھائی پَرچی لکھ رہا ہو یا پَرچی آگے دینے کے لیے آپ کا کندھا ہلائے تو آپ اَحسن طریقے سے اس کی اِصلاح کر کے اسے بھی توجہ کے ساتھ سننے پر آمادہ کیجیے۔

زندگی کے خُوشگوار اور پُر بہار اَیّام

سُوال: حُضُور! آپ کی زندگی کے خُوشگوار اور پُر بہار اَیّام کونسے ہوتے ہیں؟

جواب: (شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی حاضِری کے اَیّام، یومِ جَشنِ وِلادتِ مُصطفٰے اور رَمضانُ الْمُبارَک کا مہینا بِالْخُصُوص اس ماہِ مبارک کے آخری دس دن میری زندگی کے خُوشگوار اور پُر بہار اَیّام ہیں۔

نماز سے پہلے خُوشبو لگانا

سُوال: حضور! آپ اکثر نماز پڑھنے سے قبل عطر لگاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

www.dawateislami.net

جواب:(شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) نماز اَہم عبادت ہے اس کے لیے اِنتہائی اِہتمام اور تعظیم دَرکار ہے۔ نمازی نماز میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات کرتا ہے تو اُسے چاہیے کہ اچھی حالت کے ساتھ نماز شروع کرے۔ خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ ہدایت نشان ہے:

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (پ۸، الاعراف:۳۱) ترجمۂ کنزُ الایمان: اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت حضرتِ علّامہ اَبُو الْبَرَکات عبدُ اللہ بِن اَحمد بِن محمود نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ کنگھی کرنا اور خُوشبو لگانا داخلِ زینت ہے۔ سُنَّت یہ ہے کہ آدمی اچھی حالت کے ساتھ نماز کے لیے حاضِر ہو کیونکہ نماز میں ربّ سے مُناجات ہے تو اس کے لیے زینت کرنا اور عطر لگانا مستحب ہے جیسا کہ سَتْرِ عورت اور طہارت واجِب ہے۔[1]

اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوشبو لگایئے

معلوم ہوا کہ نماز کے لیے زینت کرنا اور عطر لگانا مستحب ہے لہٰذا اچھی اچھی نیتوں مثلاً نماز کے لیے زینت حاصِل کرنے، مسجد میں جاتے ہوئے مسجد کی تعظیم بجالانے اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دُور کرنے وغیرہ کی نیت سے خوشبو لگائی جائے۔ میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی تعظیم کی نیت سے

مدینہ

1 ...... تفسیرِ نسفی، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۳۱، ص ۳۶۰ دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

نماز سے پہلے خوشبو لگاتا ہوں۔[1] یاد رکھیے! اگر کسی نے لوگوں کو دِکھانے اور اپنی واہ واہ کرانے کی نیت سے خُوشبو لگائی تو حدیثِ پاک میں اس کے لیے سخت وعید ہے چُنانچہ سرورِ ذِیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے خُوشبو لگائے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس کی خُوشبو کستوری سے زیادہ مہک رہی ہو گی اور جو غَیْرُ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور) کے لیے خُوشبو لگائے تو قیامت کے دِن اِس حال میں آئے گا کہ اس کی بُو مُردار سے زیادہ بدبُودار ہو گی۔[2]

غمِ مدینہ کیا ہے؟

سُوال: غمِ مدینہ کیا ہے اور یہ کیسے ملتا ہے؟

جواب: غم کے معنٰی رَنج و اَلم اور صَدمے وغیرہ کے ہیں مگر یہاں "غمِ مدینہ" سے مُراد عشقِ مدینہ اور محبتِ مدینہ ہے۔ جب کسی سے عشق و محبت کا غلبہ ہوتا ہے تو انسان اس کے فِراق میں بے چین رہتا ہے یہاں تک کہ وہ عشق و محبت غم میں ڈَھل جاتا ہے، مثلاً جب کسی سے بہُت زیادہ محبت ہوتی ہے اور عرصۂ دراز

---

1 ...... مزید نیتیں جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ سُنَّت" جلد اوّل کے صفحہ 1225 پر "خوشبو لگانے کی 47 نیتیں" ملاحظہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

2 ...... مُصنَّف عبدُ الرَّزاق، کتاب الصیام، باب المرأة تصلی ... الخ، ۲۴۷/۴، حدیث: ۷۹۶۳ دار الکتب العلمية بيروت

www.dawateislami.net

کے بعد جب اس سے مُلاقات ہوتی ہے تو بعض اوقات آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں اور انسان بے اِختیار رونا شروع کر دیتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام شَرَفُ الدِّین بوصیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَھْوٰی فَاَرَّقَنِیْ

وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ (قصیدۂ بُردہ)

یعنی ہاں رات کی سیر میں اس محبوب کا خیال آیا اور اس نے مجھے بے چین کر دیا شب بھر بے خواب رکھا، محبوب سے جُدائی کے رَنج واَلم میں محبت کے اندر لذّتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ **غمِ مدینہ** کا مُطالبہ کرنے والا گویا یہ کہہ رہا ہے کہ میرے لیے دُعا کریں کہ مجھے بہُت زیادہ مدینے کا عشق مل جائے کہ میں مدینے کی جُدائی میں ہر دَم روتا اور تڑپتا رہوں۔ یاد رکھیے! اگر حقیقی معنوں میں کسی کو "غمِ مدینہ" یعنی مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کا کامِل عشق مل گیا وہ سچّا عاشقِ رسول بن گیا اور عاشقِ رسول وہی ہوتا ہے جو "عاشقِ الٰہی" بھی ہوتا ہے۔ جب کوئی "عاشقِ خُدا و مصطفٰے" کا منصب پالیتا ہے تو اسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصِل ہو جاتی ہے اور جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصِل ہو جائے اس کا اِیمان پر خاتمہ ہو گا اور یقیناً وہ جنَّت میں داخِل ہو گا۔ غمِ مدینہ مل جانے کی صورت میں خدا کی قسم کسی اور مُطالبے کی ضَرورت ہی نہیں کہ غمِ مدینہ کے ذَریعے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سبھی کچھ حاصِل ہو جائے گا۔

www.dawateislami.net

یانبی! بس مدینے کا غم چاہیے

کچھ نہیں اور ربّ کی قسم چاہیے (وسائلِ بخشش)

بَہر حال غَمِ مدینہ پانے کے لیے سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے سچی پکی محبت کی جائے، آپ کی مُبارَک سنّتوں پر عمل کیا جائے، بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے حَرَمینِ طیبین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے اَدب و اِحترام اور تعظیم و توقیر کے واقعات پڑھے جائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ غَمِ مدینہ کی سعادت نصیب ہو گی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو غَمِ مدینہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (1)

شیطان سے جیتنے کا نُسخہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”پرہیز گاری اِختیار کرو یہ ہر بھلائی کا مجموعہ ہے اور بھلائی کی بات کہنے کے عِلاوہ اپنی زبان بند رکھو کیونکہ اس کے ذَریعہ تم شیطان پر غالب رہو گے۔“ (مسند ابی یعلٰی، مسند ابی سعید الخدری، ۱/ ۴۳۲، حدیث: ۹۹۶ ملتقطاً دار الکتب العلمیة بیروت)

مدینہ

(1)...... محبتِ مدینہ اور غمِ مدینہ پانے کے لیے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ”عاشقانِ رسول کی 130 حِکایات مَع مکے مدینے کی زیارتیں“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	2	وَکیل کے ذَریعے بیعت	18
تَبَرُّکات کسے کہتے ہیں؟	2	اَمیرِ اہلسنت کی مثالی شخصیت(Ideal)	19
مُبارک اَجسام سے چُھو جانے والی ہر چیز بھی مُتَبَرَّک	3	تَرجمۂ قرآن کنزُالایمان کی افادیت	20
تَبَرُّکات کا ثبوت	5	ترجمۂ قرآن کنزالایمان کی شان	21
مُوئے مُبارَک بطورِتَبَرُّک تقسیم کروائے	6	شوہر کو مجازی خُدا کہنا کیسا؟	22
مِلنساری کی اَہمیت	9	صَدَقہ اُتارتے وقت چیز کو سر سے گھمانا	23
مِلنساری کو حرزِ جاں بنالیجیے	10	دَورانِ بیان پَرچیاں لکھ کر آگے بھیجنا	24
مِلنساری کے ساتھ مُلاقات کی مَدَنی بہار	11	زندگی کے خُوشگوار اور پُربہار اَیّام	25
بیماروں اور پریشان حالوں کی غمخواری	14	نماز سے پہلے خُوشبو لگانا	25
اَسپیکر پر بیعت کا شَرعی حکم	16	اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوشبو لگایئے	26
مُرید ہونے کیلئے ہاتھوں میں ہاتھ دینا شَرط نہیں	17	غمِ مدینہ کیا ہے؟	27

اللّٰہ

صَلُّوا علی الحبیب

صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

"وہ بندہ نہایت خوش نصیب ہے
جسے جُوں ہی موقع ملتا ہے جھٹ سے دُرودِ شریف
پڑھنے لگتا ہے"

صلّوا علی الحبیب!
صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

المدینہ
البقیع

محمد
۱۲ مدینہ
الیاس قادری

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ
الموت

الله

صلّوا علی الحبیب !

صلّی اللہُ علیٰ محمد

"مالِ حلال بھی صرف اُتنا ہی جمع کرو جس کا قیامت کے روز حساب دے سکو!!!"

المدینہ البقیع

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے "مَدَنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

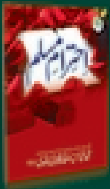

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net